دشت امکاں، ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر۔ ناشر: قرطاس' پوسٹ بکس ۸۴۵۳' کراچی یونی ورسٹی' کراچی۔ صفحات: ۲۷۷۔ قیمت: ۲۵۰ روپے

پروفیسر ڈاکٹر نگار کی نصف درجن سے زائد کتب منصۂ شہود پر آچکی ہیں جن میں شاعری اور افسانوں کے مجموعے بھی شامل ہیں لیکن ان کا اصل میدانِ تحقیق' اسلامی تاریخ خصوصاً پہلی صدی ہجری کی تاریخ ہے۔ سرزمینِ نجد وحجاز کے اس سفرنامے میں بھی تاریخی حقائق کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔

اردو ادب میں سفرنامہ ایک دل چسپ اور اہم تخلیقی صنفِ نثر کی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ مختلف ممالک کے سفرناموں کے ساتھ ساتھ' سرزمین حجاز کے سفرناموں میں بھی ایک تسلسل سے اضافہ ہو رہا ہے لیکن ان میں سے اکثر' مقاماتِ مقدسہ کی تفاصیل اور قلبی واردات و کیفیات اور تاثرات کے بیان پر مشتمل ہیں۔ یہ سفرنامہ اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ مصنفہ نے نجد و حجاز کے سفر بار بار کیے اور دیگر سفرناموں کا گہری نظر سے مطالعہ کیا اور تقابلی جائزے سے نجد وحجاز کی بدلتی ہوئی صورت حال کو نمایاں کیا ہے۔ تاریخی واقعات کی تحقیق میں بنیادی ماخذ کے طور پر قرآن پاک کو مدنظر رکھا ہے۔ اس کے بعد مستند تاریخی کتب سے مدد لی ہے۔

مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ دشتِ امکاں نجد وحجاز کے سفرناموں میں ایک منفرد اور عمدہ اضافہ ہے۔ کتاب میں تاریخی مقامات کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ ان میں عبدالوہاب خان سلیم (جن کے پاس حجاز کے اردو سفرناموں کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے) کی مہیا کردہ نادر تصاویر بھی شامل ہیں۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

تعلیم اور تہذیب و ثقافت کے رشتے' منیر احمد خلیلی۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی' غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

زیرنظر کتاب حسب ذیل چھے مضامین پر مشتمل ہے: ۱- انسان سازی یا انسانیت سوزی ۲- تعلیم یا تدریس ۳- تعلیم اور تہذیب کا تعلق مولانا مودودی کی نظر میں ۴- تباہی ہے اس قوم کے لیے جس سے اس کی زبان چھن گئی ۵- استاد کمرۂ جماعت میں ۶- تدریس اُردو۔

مصنف نے اکبرالٰہ آبادی، علامہ اقبال اور مولانا مودودی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ تینوں شخصیات نے تعلیم کو تہذیب کی حفاظت کا ذمہ دار ٹھیرایا ہے اور ان کے نزدیک تعلیمی شعبے کی کوتاہی ثقافتی اور اخلاقی دولت کے زوال کا سبب بنتی ہے۔ بقول مولانا مودودیؒ: ''عقل مند قومیں اپنی تہذیبی بقا کا ضامن تعلیم کے شعبے ہی کو سمجھتی ہیں۔ ان کی پالیسیوں کی بنیاد یہ ہوتی ہے کہ ایسا نظامِ تعلیم وضع اور نافذ کیا جائے جس سے ان کی تہذیبی روایات کے پنپنے کے امکانات روشن ہوسکیں''۔

مصنف نے تعلیم کا رشتہ تہذیب و ثقافت سے استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصنف کا اپنا تعلق بھی تدریس کے شعبے ہی سے ہے، اس لیے وہ تعلیم اور تہذیب و ثقافت کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف اور جانتے ہیں کہ کسی قوم کی تہذیب صفحۂ ہستی سے ناپید ہوجاتی ہے تو یقیناً وہ قوم ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہے۔ مصنف کے نزدیک کسی قوم کی زبان کا بھی اس کی تہذیبی بقا سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ فرانس کے آنجہانی متراں نے ایک مرتبہ کسی کانفرنس میں اپنی زبان کے حوالے سے کہا کہ فرانس کی عظمت اس کی زبان سے قائم ہے۔

کسی ملک کے تعلیمی نظام کی کامیابی کا انحصار بڑی حد تک استاد کی شخصیت پر ہوتا ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ ایک استاد میں تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے، اول: وہ اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے اتنا بلند ہو کہ طلبا اسے اپنے لیے نمونہ تصور کرسکیں۔ دوم: اپنے پیشے کی اہمیت سے اچھی طرح آگاہ ہو۔ سوم: جو مضمون وہ پڑھانے جارہا ہو، اس پر مکمل عبور رکھتا ہو۔

ہر مضمون کی اپنی جگہ اہمیت ہے۔ یہ کتاب اساتذہ کے لیے رہنما بن سکتی ہے۔ سرورق خوب صورت، طباعت مناسب ہے اور املا کی غلطیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ کاغذ کے اعتبار سے قیمت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ (محمد رمضان راشد)

پاکستان میں ضلعی نظامِ حکومت اور الیکشن ۲۰۰۲ء، رانا منیر احمد خان، شاہین اختر۔ ناشر: دارالشعور، ۳۲- میک لیگن روڈ، چوک اے جی آفس، لاہور۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

کاروبارِ حکومت میں عوام الناس کی براہِ راست شرکت اور مقامی سطح پر مسائل کے جلد اور